اردو صوتیے: ایک تجزیاتی مطالعہ

شگفتہ عثمانی

Abstract:

Linguistics is the scientific study of language. All languages have under lying structure rules that makesmeaning ful communication possible these rules findout the components of the structure of a language.Phonemes is in the five main componenets of language the smallest unit of sound that may causeto change the meaning of withina language but it is to mention that phenemes have no meanings in itself.Phonology aaas a branch of linguistics concerned with a systtematic orgnization of sounds that istraditionally focused largely on the study of systems of phonemes in a particular language. The studywill discuss phonemes ,its patterns/rules for its identification .poetic examples will (mostly) use to clarify phonemes and its role in formation of a language a its smallest unit of speechdistinguishing one word from another. Study is mostly based on selected webcites'research .

علمِ زبان کو ماہرین جو زبان کی شان بڑھانے کے لیے زبان کا مطالعہ کرتے ہیں وہ اس علم کو لسانیات کا نام دیتے ہیں جس میں زبان کے تشکیلی ڈھانچے پر مباحث کیے جاتے ہیں۔ لسانیات کی تعریف کریں تو لسانیات ”زبان کے سائنسی مطالعے کا نام ہے“۔[1]

یہ مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ زبان آوازوں کا وہ بامعنی مجموعہ ہے جو انسان اپنی زبان سے نکالتا ہے جو اس کی مدد کرتا ہے کہ وہ اپنے احساسات اور جذبات دوسروں تک پہنچائے نیز اسے کوئی ترسیلی ذریعہ درکار تھا سو اس نے بتدریج زبان کا استعمال کیا۔ زبان کے آغاز کی تاریخ یا زبان نے کن مراحل سے گذر کر موجودہ صورت پائی جیسی معلومات سے ہمیں اس مقالے میں بالخصوص ضرورت نہیں کہ یہ اس کا وظیفہ نہیں لیکن ایک بات قابلِ ذکر ہے کہ اللہ تعالی نے ہر انسان کو اپنی زبان (لسان) کے مطابق آلات صوت سے نوازا جن کی مدد سے وہ آوازوں کو تخلیق کرتا ہے یہ صوت تانت (آلات صوت) آوازوں کا منتخب نظام بنا کر کسی زبان کی شناخت بنانے کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ یہی بنیادی آوازیں (شکلیں) علمِ لسانیات میں صوتیے یا فونیم کے نام سے

جانی جاتی ہیں۔ انھی کو حروف اور مزید باریکی میں جائیں تو حروفِ تہجی کہا جاتا ہے ان کی مدد سے لفظوں کی تشکیل کی جاتی ہے اور زبان کو مشکّل کیا جاتا ہے۔"فونیمیات میں کسی ایک زبان کے صوتیوں کا تعیّن کیا جاتا صوتیات میں آواز کی زیادہ سے زیادہ نزاکتیں دریافت کی جاتی ہیں"۔۲

صوتیات کی بہ نسبت صوتے غیر ضروری نزاکتوں کی بجائے معنویت یا معنوی تبدیلیوں پر توجّہ مرکوز رکھتے ہیں نیز اس کی ذریات کی بھی حد بندی کر کے اسے فونولوجی کا نام دیتے ہیں جو زبان کی ذیلی، بنیادی حیثیت اور اسی طرح اس کی شکلوں کا بھی تعین کرنے کا کام انجام دیتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آخر صوتوں پر کام کرنے کی کیا ضرورت یا اہمیت ہے تو یہاں یہ یاد رکھنا ہو گا کہ وہی زبان آج زندہ ہے یا رہے گی جس کے بولنے والے اس کے لسانی ڈھانچوں پر توجہ دیں گے اور ادبی سرمائے (نثری اور شعری) میں بھی اس کی ترویج اور تحقیق کا کام جاری رکھے گی۔

اردو زبان کی تاریخ یا آغاز پر مختلف اوقات میں مختلف مئورخینِ لسانیات نے اپنی اپنی رائے دی کبھی پنجابی تو کہیں ہریانی، اودھی اور دکنی سے رشتے جڑے تو کبھی ملواں زبان قرار دی گئی اس کی درست تصویر پر مسلسل تحقیقی کام جاری ہے۔ اردو کے ڈانڈے کسی زبان سے ملانے سے زیادہ اس مقالے کا محور اردو زبان کے سب سے اہم عنصر یعنی وہ چھوٹی سے چھوٹی اکائی جسے صوتہ کہا جاتا ہے اس کے پیٹرن۔ شناخت اور ان کے عوامل پر بات کرنا ہے۔ اردو زبان میں انجذاب کا عنصر دوسری زبانوں کی نسبت زیادہ ہے اس لیے اس میں ہندی، عربی ، فارسی اور شمالی ہند اور بعینہ دوسری زبانوں کے حروفِ تہجی بھی اسے امیر اتے (enrich) ہیں۔ اردو دنیا کی تیسری بڑی زبان کا درجہ رکھتی ہے اس کے مزاج اور امتزاج دنیا کسی بھی دوسری زبان کی نسبت مختلف ہیں۔ زبان میں فونیم کا بنیادی وظیفہ آوازوں کی بنیادی اور ذیلی حیثیت کا تعین کرنا ہے سو لسانیات کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انیسویں صدی کے آواخر میں یہ کوشش کی گئی کہ تمام زبانوں کو احاطۂ تحریر میں لایا جائے تو یہ راز کھلا کہ یہ بات خارج از امکان ہے کیونکہ زبانیں صوتوں کا بحرِ بے کراں اور اسی طرح صوتیے بھی بیشمار۔ سو ماہرین اس نتیجے پر پہنچے کہ آوازوں کی نزاکتوں پر کام کرنے کے لیے عملی بنیادوں پر دیکھا جائے تو کارآمد اکائیاں یعنی صوتے ہیں کہ زبان کا ڈھانچہ ان پر کھڑا ہوتا ہے صوتیات کئی زبانون کا تقابل ہی کرتی ہے جب کہ صوتہ کا دائرہ کار ایک زبان تک محدود ہوتا ہے، اضافی بوجھ سے دور عملی طور پر کارآمد اکائیوں تک جو

ایک آواز کے ذیل میں آنے والی تمام اصوات کو سمیٹ کر ایک گروہ میں رکھتی ہے اور فونیمیات ان اصوات کو فونیم کا نام دیتی ہے۔

> ”کسی زبان کے نظامِ صوت میں فونیم صوتی حیثیت سے مماثل آوازوں کا ایسا گروہ ہے (مجموعہ) جو اسی قسم کے دوسرے گروہوں سے مختلف اور متضاد ہو“۔[۳]

اگر ایک فونیم کے مختلف ہم صوتوں کا فرق جاننا مقصود ہو تو وہ صوتیاتی بنیادوں پر ہو گا اس کا اہم یا بامعنی ہونا ضروری نہیں مثلاً انگریزی میں kin کو کھن بھی بولا جاتا ہے لیکن صوت کا فرق معنی پر کوئی اثر نہیں ڈالتا لیکن اگر فونیم بدلا جائے کے کی بجائے ایف لگا دیا جائے تو معنی بدل جائے گا۔ صوتیے کو سمجھنے کے لیے ہم دو آوازیں یا دو حروف لیتے ہیں: ب، ج اور ان دونوں کو مختلف الفاظ میں استعمال کرتے ہیں بات، تاب۔۔لاج، جال۔ ایک نظر ڈالنے پر معنوی اختلاف نظر آجاتا ہے کہ صوتہ ایک بھی تو جگہ بدلنے سے معنی بدل جاتا ہے۔ اردو صوتے کے باب میں ایک اور اشکال بھی ہے کہ کچھ ماہرین لسانیات ا، ع، ئ۔۔ س، ث، ص۔ ۔ ک، ق۔ ۔ت، ط۔ ۔ذ، ظ، ض۔ ۔ہ، ح۔ کو دو دو فونیم اور کچھ ایک فونیم پر مُصر، جن کا خیال یہ حرف ایک فونیم ہے ان کا کہنا ہے کہ ان کا باب ایک ہے اس لیے ایک بھی استعمال کر لیا جائے یعنی دوسرے حرف کو زبان سے خارج کر دیا جائے تا کہ مبتدی یا دوسری زبان بولنے والوں کے لیے آسانی ہو جائے۔ جو ان کو دو فونیم کہتے ہیں ان کی تائید میں مندرجہ ذیل مثال دیکھیں۔

ا،ع۔ئ	ہ،ح	ز،ذ،ظ،ض	ت،ط	س،ث،ص
الم دکھ	ہال۔ بڑا کمرا	زن۔ عورت	تبع۔ پیروی	ثواب۔ اجر
علم۔ جھنڈا	حال۔ صورت	ظن۔ گمان	طائی۔ طے کار ہائشی	صواب۔ مرضی
سفر۔ حضر کا متضاد	صفر۔ ماہ کا نام[۴]			

اردو کی کلاسیکی شاعری میں ان کا استعمال دیکھیں۔ فونیمز(ح،ہ،ی،ا،ع) کی نشست دیکھیں کہ صوتیہ ہو یا صوت دونوں دست بستہ دکھائی دیتے ہیں۔

اعجاز عشق ہی سے جیتے رہے وگرنہ
کیا حوصلہ کہ جس میں آزار سمائے
(میر تقی میر)

اگر ا۔یا۔ع کو ختم کردیں،ح۔یا۔ہ میں ایک ہی کو دونوں جگہ استعمال کردیں تو شعر کا حسن برباد ہو جائے گا،بے رنگ ہو جائے گا۔ اسی طرح س۔اور ص میں سے ایک کو ختم کردیں یعنی صرف س یا صرف ص تو شاعر کا تخیل اس کا احتساس تو فنا ہو گیا۔ اسی طرح ث۔ص۔س کا میر تقی میر کے اس شعر میں استعمال دیکھتے ہیں۔

گو توجہ سے زمانے کی جہاں میں مجھ کو

جاہ و ثروت کا میسر ساماں نہ ہوا

اب یہاں ایک فونیم کردیا جائے تو شعر کا مزا ہی کرکرا ہو جائے گا۔

ق اور ک کو بھی دیکھتے چلیے
جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیا کسی سے گلہ کرے کوئی

ذ۔ز۔ض۔ظ کا استعمال نہ کرے تو شعر کی برجستگی تو ختم ہو گی ہی دوسری طرف شاعر جو لسانیات کا فہم رکھتا ہے اس کی ادبی شان گہنا جائے گی۔

روش مغربی ہے مدِ نظر
وضع مشرقی کو جانتے ہیں گناہ
(اکبر الہ آبادی)

دل کی ویرانی کا کیا مذکور
یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا

(میر)

سو کل ملا تھا وہ مجھے بیاباں کی سمت کو
جاتا تھا اضطراب زدہ سا ادھر کہیں

(میر)

مندرجہ بالا مثالیں واضح کر رہی ہیں کہ ہم صوت (ہم آواز) کا معنوی اختلاف جو استعمال کرنے سے معلوم ہوتا ہے فونیم کے تعین کے لیے مددگار ثابت ہوگا اور اسی کی بنیاد پر کسی جملے، الفاظ یا لفظ وغیرہ میں فونیم کی تعداد طے ہوتی ہے۔ مصوتوں میں ہم ا اور ے کا استعمال بھی دیکھیں تو مزید وضاحت ہو جائے گی۔

بَڑ۔ درخت	ڈَر۔ خوف
باڑ۔ رکاوٹ	ڈار۔ پرندوں کا غول
گویا ا۔ اور ـَ	دو الگ فونیم ہیں۔

"فونیم زبان کی وہ صوتی اکائیاں ہیں جو معنی کا فرق رکھنے میں مدد دیتی ہیں"۔ ۵

فونیمیات جو کہ تجصوصیاتی بھی کہلاتی ہے کیونکہ یہ بلحاظ نطق، مخرج، اور نظر فونیم کے باریک اختلاف دیکھتی اور سمجھتی ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ ہر زبان کا اپنا نظام فونیمیات ہوتا ہے۔ اپنے بنیادی یا ذیلی صوتے ہوتے ہیں جو زبان کی تشکیل میں معاونت کرتے ہیں اور انھیں چند آوازوں کی منظم حدبندیوں میں مرتکز کرتے ہیں۔

ماہرینِ لسانیات نے کچھ طریقے دریافت کیے ہیں جن کی مدد سے لفظ۔ یا لفظوں میں سے فونیم کی شناخت اور مقام متعین ہوتا ہے۔

اقلّی جوڑے:۔

اگر ہمیں الفاظ ایسا جوڑا مل جائےجس کے دونوں الفاظ میں صرف ایک آواز مختلف ہو بقیہ سب یکساں ہو اور ان الفاظ کے معنی میں بھی اختلاف ہو تو یہ یقینی طور پر طے ہو جاتا ہے کہ یہ دو فونیم ہیں کیونکہ اس ایک لفظ نے ان کے معنی بدل دیے ہیں ۔

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا

بلبلیں سن کر میرے نالے غزل خواں ہو گئیں

(غالب)

دل گیا تم نے لیا ہم کیا کریں

جانے والی چیز کا غم کیا کریں

ا۔ ک اور گ نے معنوی اختلاف پیدا کر دیا سو یہ دو الگ الگ فونیم یعنی اقلّی جوڑا۔

۲۔ اسی طرح اس شعر میں دیکھیں۔ گیا۔ ہاتھ سے گنوایا لیا۔ حاصل کیا گویا معنوی اختلاف کی بنا پر گ اور ل دو الگ فونیم ہیں۔

مندرجہ بالا فونیمز کے بے شمار اقلّی جوڑے زبان کے ذخیرے میں موجود ہیں مگر ڑ اور ڈ کے ساتھ ایک ہی اقلّی جوڑا ہے۔ اجڑ اور اجڈ۔

مماثل جوڑا:۔

اگر کبھی ایسا ہو جائے کہ اقلّی جوڑا نہ ملے تو ایسا جوڑا ڈھونڈنا چاہیے جس کے دونوں لفظ جزوی طور پر مشترک ہوں اور یہ بھی دیکھا جائے کہ جان الفاظ پر غور کیا جا رہا ہے وہ اس میں موجود ہوں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ دونوں آوازیں یکساں ماحول میں پائی گئی ہیں۔ آوازوں کی فونیمی حیثیت کا تعین کرنے کے لیے مماثل

آوازوں میں تضاد ثابت کرنا کافی ہے۔ مماثل آوازوں سے مراد وہ آوازیں ہیں جن کا نقطہء تلفیظ یا طریقِ تلفیظ قریب ہو ایسا نہیں ہو سکتا کہ دو آوازیں جن میں مشابہت نہ ہو اور وہ ہم صوت ہوں۔

سب کہاں کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی جو پنہاں ہو گئیں

(غالب)

کہاں، نمایاں، پنہاں مماثل جوڑا ہوں گی کیونکہ نقطہء تلفیظ اور طریقِ تلفیظ ایک ہے۔ ن اور ں کا اقلّی جوڑا Analgous pair کہلاتا ہے اقبال کے اس شعر میں دیکھیے

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

ن اور ں دونوں کی مثال موجود ہے۔

تضاد:۔

اس مطالعے میں تضاد کا لفظ کئی بار استعمال ہوا مگر یہ بات یاد رہے یہاں یہ لفظ متضاد کے معنوں مین نہیں بلکہ یہ آوازیں یکساں ماحول میں استعمال ہوئیں لیکن معنوی اختلاف نہ ہوا، معنوی اختلاف ہو گیا تو ان کی حیثیت جداگانہ فونیم کی ہو گئی۔ تضاد کے لیے صرف ایک اقلّی یا مماثل جوڑا کافی ہے۔ شعری مثال سے خوب وضاحت ہو جائے گی۔

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

(غالب)

ہوا کرے ۔	ہو تا رہے (پروا نہیں)
دوا کرے ۔	تکلیف دور کرے

نقطہ ءتلفیظ اور طریقِ تلفیظ ایک معنوی اختلاف ایک حرف بھی مختلف سو اقلّی اور مماثل جوڑا ہے۔

تکملّی بٹوارہ:۔

یہ ایک فونیم کی ہم صوت وہ آوازیں جو ایک ماحول میں واقع نہیں ہوتی ہیں۔

زبانِ برگِ گل نے کی دعا رنگیں عبارت میں
خدا سرسبز رکھے اس چمن کو مہرباں ہو کر

(اکبر الہ آبادی)

برگ	لفظ	کے	آخر میں
گل	لفظ	کے	شروع میں
رنگیں	لفظ	کے	درمیان میں

حرف گ یعنی ایک فونیم مگر ماحول مختلف سو تکملی بٹوارہ وقوع پذیر ہوا۔

[برگ] [گل] [رنگیں] /گ

اُجڑا سا وہ نگر ہڑپا جس کا نام
اس قریہء شکستہ و شہر خراب سے

[سا]،[جس]،[شکستہ] /س

آزادانہ تغیّر:۔

تکملّی بٹوارے کی ایک استثنائی صورت یہ بھی ہے کہ کئی مرتبہ مستعملہ صوتہ ہم صوت ہوتا لیکن مختلف علاقوں کے لوگ اسے مختلف طریقے سیاداکرتے ہیں یعنی طرقِ تلفیظ مختلف ہوتا ہے۔

پنجاب میں عموماً احمد پہلا مصوتہ فتحہ کے ساتھ یعنی اَحمد بولا جاتا ہے جب کہ یوپی اور دہلی خفیف اے(یائے مجہول) کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔نقطہ ءتلفیظ اور طریقِ تلفیظ مختلف ہے لیکن معنوی اختلاف نہیں اس لیے ایک ہی فونیم ہے۔ علمِ لسانیات میں ایسا معصوم اختلاف آزادانہ تغیّر کہلاتا ہے کو ظاہر کرنے کے لیے~ کانشان ہے۔

:a/ [a]~ [e/]

فونیم کے ادراک یا بالفاظ، دیگر فونیم کو سمجھنے کے لیے کہ لفظوں میں اسے کس انداز میں، کہاں اور کتنی بار استعمال کیا گیا، مختلف ماحول میں ہم صوت، صوتے کب ایک مانے جائیں گے اور کب مختلف / آزادانہ تغیر میں فونیمی حیثیت سے پہچان کروائیں گے۔ اس سلسلے میں ماہرینِ لسانیات نے کچھ خاص رخ بتائے ہیں۔

صوتی مماثلت (phonetic similarity):

جب ہم صوتوں کو فونیم سے متعلق کیا جاتا ہے تو صوتی مماثلت کا بھی خیال کیا جاتا ہے یعنی آواز ایک ہو اور اگر وہ آپس میں جداگانہ تکمّلی بٹوارے میں ہو تو اسے مماثل آواز کے ساتھ جوڑا جائے گا۔

اس میں م، ن کی انفی صورت ملاحظہ ہو۔

ن اور ں	معکوسی ن
دنتی ن	دولبی م
تالوئی انفی	ج، چ، جھ، چھ
غشائی انفی	ک، گ، کھ، گھ

کی مثالیں دی جاسکتی ہیں اور زیادہ تر ان فونیمز یا آوازوں پر بات کی جاتی ہے۔

"اردو میں بھی ایک بہت اچھی مثال ملتی ہے۔ فرض کیجیے ہمارے سامنے مندرجہ ذیل الفاظ ہیں۔ بنتا، پنجہ، اندا۔ڈنکا، منکا (mantka)نام، گردن"۔٦ے

جب ہم پہلے چار الفاظ میں انفی مصمتے ن کی تلفیظ پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ن کے بعد جو مصمتہ آتا ہے ن اس کے زیرِ اثر اپنا نقطہءتلفیظ ظاہر کر رہا ہے ایسے انفی مصمتے کو ہم مخرجی کہا جاتا ہے۔ یعنی اپنے بعد آنے والے (متعاقب) سے تعلق جوڑتا ہے اور اس کے نقطہءتلفیظ کے ساتھ اپنا مقامِ تلفیظ بدلتا ہے اس کا بنیادی مقام راس دنتی ہے جیسے بنتا، نام، گردن دوسری طرف پنجہ کا ن تالوئی اور ڈنکا کا ن غشائی ہے۔ ن کی ایک اور شکل ہمیں معکوسی بھی دکھائی دیتی ہے جیسے گھنٹا، کنتھا، انڈا مڈھ یعنی نوکِ زباں الٹ کر دانت کو چھوتی ہے۔ ڈنکا میں ن غشائی ہے اسے ں لکھا جاتا ہے۔ یہ ایک علاحدہ فونیم ہے۔

گروہ بندی:۔(الف)

ا۔ ہم مخرجی ن۔ یہ ہمیشہ ک اور گ سے پہلے آتا ہے۔ سو گروہ بندی ان دو کے حساب سے ہو گی۔

۲۔ اس ن کے چار ہم صوت ہیں۔

[دنتی ہم مخرج(بنتا)][تالوئی ہم مخرج(پنجہ)]معکوسی ہم مخرج(انڈا)]غشائی ہم مخرج(ڈنکا)]

۳۔ غیر ہم مخرج ن یعنی جو متعاقب مصمتے کی وجہ سے اپنا مقامِ تلفیظ نہیں بدلتا۔اس میں کوئی ذیلی ہم صوت مہیں ہوتا جیسے منکا، نام، گردن۔

(ب)مندرجہ بالا گروہ بندی کے علاوہ ایک اور طریقہ بھی ہے۔

ا۔ ۔پہلے پانچ الفاظ کا تلفیظِ کار مشترک یعنی نوکِ زبان۔

۲۔ پہلے تین الفاظ کا نقطہ ءتلفیظ مشترک یعنی اوپری دانت۔

۳۔ آخری دو الفاظ کا اوپری دانت سے قریب یعنی تالو۔

۴۔ ڈنکا کا نقطہ ءتلفیظ اور تلفیظِ کار ہر دو لحاظ سے پہلے پانچ سے مختلف ہے۔اگر اردو رسم الخط کو دیکھیں نقطہ ءتلفیظ اور تلفیظِ کار کی دوری کی وجہ سے ان اصوات کو ن کی ذریات بھی تسلیم نہیں کرتا۔ڈنکا، کنگھا، پنکھا اور رنگ کا مصمتہ ن نہیں بلکہ ایک دوسرا یعنی ں ہے۔

نظامِ اصوات میں باضابطگی (pattern congruity) :

جب ہم فونیم اور اس کے ہم صوتوں کی تلاش یا شناخت پر کام کرتے ہیں تو ماہرین کی رہنمائی واضح کرتی ہے کہ اس سلسلے میں نظامِ اصوات کی باضابطگی، باقاعدگی اہم ہوتی ہے اس سلسلے میں گوپی چند نارنگ کی مرتبہ مصمتوں(مصیتی یا غیر مصیتی) یعنی حروفِ صحیحہ کا جدول دیکھیں۔

بندشی	**سادہ۔ہکار**	**لبی**	**نوکیلی**	**تالوئی**	**غشائی**	**حلقی**
Polsive		labial	apcal	palatal	Velbar	glottal
		ب ، پ	ت،ٹ،د،ڈ	ج ،چ	ک،گ	ق
		بھ ، پھ	تھ، تھ،،ڈھ	جھ، چھ	کھ، گھ	------
انفی		م	ن			

صفیری		ف، و	س، ز	ش، ژ	خ، غ	ہ
پہلوی			ل			

تھپک دار ر ،ڑ ے

polsive
labial
apcal
palatal
velbar
glottal

ب،پ

ت،ٹ،د،ڈ

ج،چ

ک،گ

ق

بھ ،پھ

تھ ، تھ ،،ڈھ

جھ ،چھ

کھ ، گھ

انفی

م

ن

صفیری

ف،و

س،ز

ش،ژ

خ،غ

ہ

پہلوی

ل

تھپک دار ر،ڑ

اصوات کی باضابطگی کو دیکھنے کے لیے مصوتے جنھیں حروفِ علت بھی کہا جاتا ہے کا جدول دیکھیے۔ ا ،و،ی بنیادی مصوتے ہیں جب کہ َ،ِ،ُ کی مدد سے بارہ باب بنائے گئے ہیں۔

طویل	خفیف
i:	i
e:	e
:&	&
a:	a
o:	o
u:	ے^u

کفایت کا اصول:۔

صوتیات زیادہ سے زیادہ نزاکتیں دریافت کرتی ہے جب کہ صوتیہ زبان کو کم سے کم فونیم میں مرتکز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں خیال رکھا جاتا ہے کہ زبان کا مزاج مجروح نہ ہو۔ اس اصول کا اطلاق ہکاری آوازوں پر بہترین انداز میں منطبق ہوتا ہے یعنی بھ ،پھ ،جھ،چھ ،کھ،گھ وغیرہ کو دو کی بجائے ایک فونیم تسلیم کیا جائے ان کی ہکاریت کو علاعدہ کر لیں /h/ کا ہم صوت مان لیں تو زبان کے دس فونیم کم ہو جاتے ہیں۔ یہ اصول مھ ،نھ ،لھ پر کام نہیں کرتا۔ یہ اصول طول کو ایک فونیم قرار دینے پر زور دیتا ہے۔ مشدّد / طول الفاظ مثلاً پھٹا(phata)اور پھٹّا(phtta)) جیسے تضادات کے مزید فونیم درکار نہ ہوں گے۔

لیکن فونیم کا تعیّن کرنے کے لیے زبان کا تجزیہ ایسا ہو کہ جس مصیّت کو ایک فونیم اور غیر مصیتی مصیّتوں کو دو کہیں یعنی غیر مصیتی + مصیّت قرار دیں یعنی گ کا تجزیہ / ک / + / مصیت کریں تو یہ غلط ہو گا۔۹

صوتوں کے تعیّن اور تجزیہ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل پہلو بھی دیکھ سکتے ہیں۔

۱۔ اردو میں آخری ہکاریت مدھم ہو جاتی ہے مثلاً راکھ، ساکھ اسے راک اور ساک تو نہیں کہتے مگر اس کا موازنہ لفظ کی ابتدا میں آتی ہکاریت سے کیا جائے مثلاً کھانا گھرانہ، بھر جانا تو معلوم ہو گا آخری ہکاریت، ابتدائی ہکاریت کے مقابلے میں دھیمی ہے سو ہکاریت کے صوتی اختلاف کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کیا جاتا ہے انھیں علاحدہ فونیم کے زمرے میں رکھا جائے یا ایک فونیم کے ہم صوت (ذریات سمجھا جائے۔

۲۔ –'' اپنے ماحول، ما قبل اور ما بعد آنے والی آوازوں کے زیرِ اثر آوازیں اپنے مخرج سے ہٹ جاتی ہیں جیسا کہ کا، کی، کے میں ک کا نقطہء تلفیظ بدل بدل کر آتا ہے۔ ان اختلافات کی درست تاویل ہی اس فونیم، ہم صوت فونیم یا اس کی ذریات کا فیصلہ کرے گی''۔۱۰

الغرض علمِ لسانیات یعنی زبان کے سائنسی مطالعے میں سائنسی طریقہء کار اختیار کرتے ہوئے مخصوص کلیوں کے ذریعے نتائج کا استخراج کیا جاتا ہے بالخصوص فونولوجی زبان کے تشکیلی ڈھانچے پر بحث کرتے ہوئے محض اندازوں یا نظری مباحث بیان نہیں کرتی بلکہ عملی تجزیے پر یقین رکھتی ہے اور حرف، آواز اور تلفظ کے مضبوط باہمی تعلق کو کمزور نہیں پڑنے دیتی کیونکہ اس رشتے کی قربت زبان کو ترقی کی راہ پر ڈالتی ہے ان میں دوری زبان کی نشو و نما یا ارتقا کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے اہم بات یہ ہے کہ ان تینوں میں بھی یہ حرف یعنی صوتے کو مرکزی مقام دیتی ہے اس کی وجہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اگر حروف کو مرکز نہیں سمجھا جائے گا تو یہ زبان کے تحریری پہلو کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے جو زبان کو غیر محسوس انداز میں ختم کرنے کی وجہ بن جائے گا۔ حالات کی ستم ظریفی دیکھیے کہ آج کی نسل سوشل میڈیا کے زیرِ اثر رومن اردو لکھنے میں آسانی محسوس کر رہی ہے جو زبان کو صفحہء ہستی مٹانے کا سبب نہ بن جائے۔ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے۔

حوالہ جات

۱۔ گیان چند جین، عام لسانیات، (لاہور: بک ٹاک، ۲۰۱۸ء) ص ۱۷

۲۔ ایضاً، ص:۲۷

۳۔ ایضاً، ص:۱۶۸

۴۔ شوکت سبزواری، ادو لسانیات، (علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۲۰۰۳ء) ص ۵۵

۵۔ فرمان فتح پوری (مرتبہ)، اردو املا اور قواعد (مسائل و مباحث) (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۰ء) ص ۸۷

۶۔ نارنگ، گوپی چند، اردو تعلیم کے لسانیاتی پہلو، (دہلی: یونین پرنٹنگ پریس، ۱۹۶۱ء) ص ۳۱

۷۔ ایضاً، ص ۲۱

۸۔ جین، گیان چند، عام لسانیات، (لاہور: بک ٹاک، ۲۰۱۸ء) ص ۱۹۱

9. Rekhta.org.com

10. hamari web.com